بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

نمبر ۳۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

نمبر ۳۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

دوا ہمی شفا ہمی غرض دارالامان ہمی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | گرچہ گویم باتو گر آئی بہ قادیان ہمی

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـ عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو ۵۰ پر
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ عـــہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۲۰ پر
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲؎ اور
عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲؎ جو حساب
تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت
اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب ما بعد لیجائیگی
نمونہ کے پرچہ کیواسطے ـ ۲؎ ٹکٹ آنا چاہئے
خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے
جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے
اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا
رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید
دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر
دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر
دریافت کرنا چاہئے ـ
لوکل ... عـــہ افریقہ ... عـــہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ۔ منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ـ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ـ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ـ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ـ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ـ سہ بار ـ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ـ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - درس قرآن شریف
صفحہ ۷ - ۸ - آریہ سماج کی دینی کتب
صفحہ ۹ - رفع جسم عنصری کے ابطال پر ایک لطیفہ
صفحہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ - الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو
صفحہ ۱۳ - بدر خواتین -
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اشتہارات -

بدر مسیح

۱۰ - رجب سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء "آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا" یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونیوالا ہے -

۲۵ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء - **شفیع اللہ**

فرمایا - اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنے ہیں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع -

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعیت بسبب دوران سر و دورہ درد گردہ ایک دن بہت علیل رہی - لیکن اب خیر و عافیت ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ محکمہ تعلیم کے ایک لائق کارکن اور محنتی ممبر بابو نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے تین دن تک کیا اور تمام جماعتوں کا امتحان کیا اور ورزش اور ڈرل اور کرکٹ اور فٹ بال کا میچ دیکھا - اور مدرسہ کے متعلق اپنی رائے بہت عمدہ ظاہر فرمائی - جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی -

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - میاں معراج الدین صاحب - حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ لاہور سے - ایک صاحب افغانستان سے جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں - ماسٹر محمد دین صاحب اور ماسٹر غلام محمد صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر میانوالی سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

طلب مشورہ

موجودہ ترتیب اخبار کے مضامین کی یہ ہے - کہ صفحہ ۲ پر یعنی ٹائٹیل کے اندر کے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی - درج ہوتی ہے - مگر میرے خیال میں رنگین کاغذ پر چھپائی اور سیاہی ایسی عمدہ اور خوبصورت نہیں اٹھتی - جیسا کہ سفید کاغذ پر اس واسطے میرا جی چاہتا ہے - کہ خدا کی تازہ وحی بجائے صفحہ ۲ - کے صفحہ ۳ پر ہوا کرے اور صفحہ ۲ پر اس کے بجائے **ڈاک ولائت** درج کیجائے اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے - عام طور پر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹائٹیل کے ہر رنگین صفحے اخبار والوں نے اشتہارات کیواسطے وقف کئے ہوئے ہیں - مگر اس اخبار کیواسطے یہ امر موزون نہ ہوگا - لہٰذا اشتہارات کیواسطے آخری صفحے ہی مناسب ہوں گے -

منیجر -

ایک نشان پورا ہوا

بنگالیوں کی دل جوئی کی گئی

فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں جب کہ تقسیم بنگالہ کے سبب تمام ہندوستان میں ایک شور برپا تھا اور بنگالہ سے خبریں آتی تھیں - کہ بندے ماترم کے سبب بنگالیوں پر بہت ظلم کیا جا رہا ہے اور ہر طرف سے شور و غوغا برپا تھا - سرکاری پولیس بنگالیوں کی بری طرح سے خبر لے رہی ہے - اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر یہ پیشگوئی شائع کی تھی - کہ :-

بنگالیوں کی دل جوئی کی جائے گی -

چنانچہ یہ پیشگوئی خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے اس اخبار کے نمبر ۷ مورخہ ۱۶ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو اور پھر دوبارہ ۲۳ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار میں شائع کی گئی تھی - اور اس کے الفاظ یہ تھے -

۱۱ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء - الہام ہوا پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا - اب ان کی دلجوئی ہوگی -

یہ پیش گوئی اخبار بدر کے سوائے اخبار الحکم اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو میں بھی شائع ہوئی تھی اور اس کے سوائے اخبار عام لاہور اور بنگالہ کے بعض اخباروں میں بھی شائع ہوئی تھی - چنانچہ اس کے مطابق اب چھ ماہ کے بعد وہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے اور اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور نے بھی یہ بات چھاپ دی ہے کہ مشرقی بنگالہ کے پرانے لفٹنٹ گورنر صاحب (جن پر بنگالی سخت ناراض تھے) کے استعفےٰ منظور کرنے پر نئے لفٹنٹ گورنر صاحب جو مقرر ہوئے ہیں ان کو سرکار کی طرف سے تاکید کی گئی ہے کہ بنگالیوں کی دل جوئی کریں

کیا اخبار اہل حدیث کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور پیسہ اخبار اور وکیل اور وطن فرما سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ان کو کوئی شبہ ہے گو امید نہیں کہ ان نشانات سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں کیونکہ پہلے انبیاء بھی جب نشانات دکھاتے تھے - تو مخالف بجائے فائدہ حاصل کرنے کے اور بھی دشمنی میں پکے ہو جاتے تھے لیکن ممکن ہے کہ کوئی اور سعید الفطرت

بکلام متوسط

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ اخلاص پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہیں ہے اس کے لئے برابری کرنیوالا کوئی

تفسیری ترجمہ

اے رسول اس طرح کہو اور اقرار کرو اور یقین کرو اور لوگوں کو وعظ کرو۔ کہ اللہ تعالٰے ایک ہے، واحد اور یگانہ ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ بے نیاز ہے۔ کسی کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اس نے کوئی بیٹا بیٹی نہیں جنا اور نہ خود اس کو کسی نے جنا تہا۔ اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ شریک برادری والا اور برابری کرنے والا ہے۔

یہ سورہ شریف مکی ہے۔ یعنی مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد چار آئتین ہین۔ اس کے الفاظ پندرہ ہین۔ اور حروف سینتالیس ہین

ھو۔ ہو بھی اللہ تعالٰے کا نام ہے توریت میں زیادہ تر یہی نام خداتعالٰے کا آتا ہے۔ عبرانی میں اس کا ترجمہ لفظ یہوواہ سے کیاجاتا ہے۔ مگر عبرانی زبان کے ایک مُردہ زبان ہونے کے سبب ٹھیک تلفظ اور اصلیت کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ عبرانی حروف میں اس کو اس طرح سے لکھاجاتا ہے۔

ה ו ה י
ہ و ہ ی

چوں کہ ابتدائی طرز تحریر زبان عبرانی میں حروف پر حرکات دینے کا رواج نہ تہا۔ اس واسطے ٹھیک طور پر معلوم نہیں رہا۔ کہ توریت مین یہ لفظ کس طرح سے پڑھاجاتا تہا بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ یاوہ ہے۔ بعض کہتے ہیں یاھوے ہے بعض کے نزدیک یہوواہ ہے۔

آج کل کے یہودی اس لفظ کو خداتعالٰے کا ایک خاص مقدس نام مانتے ہین اور بغیر خاص اوقات نماز اور روزہ کے اس لفظ کا منہ پر لانا گناہ جانتے ہین۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چوں کہ عبرانی زبان عربی زبان سے بگڑ کر بنی ہے۔ اس واسطے یہ لفظ دراصل یاھو تھا۔ ھو اللہ تعالٰے کا نام ہے اور یا حرف ندا ہے۔ جیساکہ دُعا مین کہاجاتا ہے۔ اے خدا۔ یا اللہ۔ اسی سے بدل کر انگریزی میں جہوواہ Jehovah بن گیا ہے الغرض ھو اللہ تعالٰے کے اسماء مین سے ایک اسم ہے۔

اَحَدٌ۔ احد کے معنے ہین ایک۔ اکیلا۔ ایک ہی۔ عربی زبان مین واحد کے معنے بھی ایک ہین اور احد کے معنے بھی ایک ہین۔ لیکن یہ اس پاک زبان کے عجائبات مین سے ہے کہ لفظ احد صرف اللہ تعالٰے کے صفات مین بیان ہوتا ہے۔ اور خدا کے سوائے دوسرے کی صفت مین کبھی بولا نہین جاتا۔ پھر ایک فرق واحد احد مین یہ ہے کہ جہاں واحد کا لفظ بولا جاوے۔ وہاں سمجھا جاتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا بھی ہے۔ لیکن احد کے بعد دوسرا کوئی نہین سمجھا جا سکتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کہین کہ لا یقاومہ واحد۔ ایک آدمی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو خیال مین آ سکتا ہے کہ دو آدمی مقابلہ کر سکتے ہین لیکن جب کہا جائے کہ لا یقاومہ احدٌ۔ تو اس کے معنے ہیں۔ کہ اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

اللّٰہ۔ یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان مین اسم ذات ہے۔ خداتعالٰے کا خاص نام ہے۔ جو صرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔ دوسری کسی زبان میں خداتعالٰے کے واسطے کوئی ایسا خاص نام نہین۔ جو صرف

اللہ تعالے کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو۔ مثلاً انگریزی زبان میں اللہ تعالے کے واسطے دو لفظ بہت بولے جاتے ہین۔ ایک گاڈ God اور دوسرا لارڈ Lord۔ سو ظاہر ہے کہ گاڈ God کا لفظ انگریزی زبان مین تمام رومی اور یونانی اور ہندی بتوں پر بولا جاتا ہے اور دیوتاؤں کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے اور ایک صوبے کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔ بلکہ ولایت میں پارلیمنٹ کے اعلے حصے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہین ایساہی فارسی زبان مین اللہ تعالے کے واسطے کوئی خاص لفظ نہیں۔ جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالے کے واسطے بولا جاتا ہے۔ وہ خدا یا خداوند ہے خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں خود آ۔ جو خود بخود ہے اور کسی نے اس کو جنا نہین اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اوروں کے واسطے بھی استعمال مین آتے ہیں۔ ایساہی سنسکرت زبان مین جس قدر اللہ تعالے کے نام ہین وہ سب صفاتی نام ہین کوئی اسم ذات نہیں۔

یہاں تک اس سورۂ شریف کی پہلی آیت کے الفاظ کے معانی کی ہم نے تشریح کر دی ہے قل ھو اللہ احد ۝ کہہ دے اے محمد اور تمام جہان میں منادی کر دے کہ وہ اللہ ایک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ اس کی صفات میں کوئی اس کی مانند ہے نہ یسوع اللہ ہے نہ رام نہ کرشن۔ نہ بدھ۔ اور نہ کوئی اور۔ ہمیشہ سے ایک ہی اللہ ہے اور ہمیشہ تک ایک ہی اللہ ہوگا۔ ایک ازلی ابدی خدا اللہ الصمد۔ صمد وہ ہے۔ جس کے سامنے لوگ اپنی حاجتین پیش کرتے ہین۔

اس صورت مین صمد بمعنے مصمود ہے جیسا کہ قبض بمعنے مقبوض آتا ہے۔ اس کے معنے ہین وہ سردار جس کے لوگ محتاج ہین یہ لفظ ان معنوں میں عربی زبان کے لٹریچر میں مستعمل ہے۔ چنانچہ دو شعر بطور مثال کے اس جگہ نقل کئے جاتے ہین۔

الا بکر ناعی بخیر بنی اسد
بعمرو بن مسعود و بالسید الصمد

خبر دار صبح کو موت کی خبر دی خبر دینے والے نے۔ بنو اسد کے اچھے آدمیوں سے جس کا نام عمرو بن مسعود اور بڑے سردار کی ایساہی ایک اور شاعر کا قول ہے۔

علوتہ بحسامی ثم قلت لہ
خذھا حذیف فانت السید الصمد

مین اپنی تلوار لے کر اس پر چڑھ گیا۔ لے اس کو اے حذیفہ کیونکہ تو بڑا سردار اور صاحب روا ہے۔

پس صمد اس سردار کو کہتے ہین۔ جس کی طرف وقت حاجت قصد کیا جاوے۔ چونکہ اللہ تعالے تمام انسانوں کو سب حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے قدرت تام رکھتا ہے۔ اس واسطے اس کی صفت مین یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ اسی لحاظ سے سید سردار کو بھی کہتے ہین۔ کیونکہ تمام قوم اپنے سردار کی محتاج ہوتی ہے حضرت ابن عباس کی حدیث سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس مین لکھا ہے کہ جب یہ سورہ شریف نازل ہوئی۔ تو اصحاب نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صمد کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ھو السید الصمد الذی یصمد الیہ فی الحوائج ۔ وہ سردار ہے۔ جس کی طرف لوگ احتیاج کے وقت قصد کرتے ہین۔

پھر لغت عربی میں صمد اس کو کہتے ہین جس کا خوف نہ ہو یعنے اس کے اندر کوئی چیز نہ جا سکے۔ نہ اس مین سے کوئی چیز نکلے۔ ایساہی صمد اس شفاف پتھر کو بھی کہتے ہیں۔ جس پر گرد غبار نہ پڑ سکے۔ مفسرین نے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے لفظ صمد کی تفسیر کئی طرح سے کی ہے۔ جن مین سے بعض کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) صمد وہ عالم ہے۔ جس کو تمام اشیاء کا علم ہو اور وہ بجز ذات الٰہی کے دوسرا نہین۔

(۲) صمد حلیم کو کہتے ہین کیونکہ سید وہی ہو سکتا ہے۔ جو حلم اور کرم کی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔

(۳) صمد وہ سردار ہے۔ جس کی سرداری اور سیادت انتہائی اعلے درجہ تک ہو (ابن مسعود و ضحاک)

(۴) صمد۔ خالق الاشیاء ہے (اصم)

(۵) صمد وہ ذات ہے۔ جو چاہے سو کرے اور حکم کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی پیچھے نہین کر سکتا اور اس کی قضاء کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (حسین بن فضل)

(۶) صمد وہ شخص ہے۔ جس کی طرف لوگ حاجت کے وقت رغبت کرتے ہین اور مصیبت کے وقت اس کے پاس اپنی فریاد لے جاتے ہین (سدی)

(۷) سید المعظم کو صمد کہتے ہین۔

(۸) صمد غنی کو کہتے ہین

(۹) صمد وہ ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ وھو القاھر فوق عبادہ۔

(۱۰) صمد وہ ہے جو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ پر دوسروں کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (قتادہ)

(۱۱) حسن بصری کا قول ہے۔ کہ صمد وہ ہے جو لم یزل ہے اور لایزال ہے اور اس کے واسطے زوال نہین۔

(۱۲) صمد وہ ہے۔ جس پر موت نہین اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا اور آسمان و زمین کی میراث اسی کی ہے۔ (ابی ابن کعب)

(۱۳) صمد وہ ہے۔ جس پر نیند کا غلبہ نہین۔ اور نہ اس سے سہو صادر ہوتا ہے (یمان و ابو مالک)

(۱۴) صمد وہ ہے کہ جن صفات سے وہ متصف ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہین ہو سکتا (ابن کیسان)

(۱۵) صمد وہ ہے۔ جس مین کوئی عیب نہ ہو (مقاتل ابن حیان)

(۱۶) صمد وہ ہے۔ جس پر کوئی آفت نہین پڑ سکتی (ربیع بن انس)

(۱۷) صمد وہ ہے۔ جو تمام صفات مین اور تمام افعال مین کامل ہو (سعید بن جبیر)

۱۸۔ صمد وہ ہے۔ جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو (جعفر صادق)

(۱۹) صمد وہ ہے۔ جو سب سے مستغنی ہو (ابو ہریرہ)

(۲۰) صمد وہ ہے کہ خلقت اس کی کیفیت پر مطلع ہونے سے ناامید ہو۔

(۲۱) صمد وہ ہے۔ جو نہ جنتا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ کیونکہ جو جنتا ہے۔ لامحالہ اس کا وارث ہوتا ہے اور جو خود جنا گیا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ گویا صمد کے بعد کلمہ لم یلد ولم یولد۔ اس کا بیان۔ معنی اور تشریح

ہے (ابوالعالیہ)

(۲۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں - انہ الکبیر الذی لیس فوقہ احد - صمد وہ کبیر ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہیں۔

تفاسیر میں صمد کے معنے اور تشریح اور بھی بیان ہوئی ہے - بخوف طوالت اسی پر اکتفا کیا گیا۔ اس سورہ شریف کی دوسری آیت ختم ہوئی - اللہ الصمد - اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں - وہ کسی کا مخلوق نہیں۔ سب اس کی مخلوق ہیں۔ سب کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے وہ سب کی کیفیت جانتا ہے۔ کوئی اس کی کیفیت کا عالم نہیں۔ وہ سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے کسی کا احاطہ اس پر نہیں - سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک ہیں۔

لم یلد ولم یولد - نہ وہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے - نہ اس کا کوئی ولد ہے اور نہ وہ کسی کا ولد ہے - اس آیت شریف میں ان تمام مذاہب باطلہ کا بالخصوص رد ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اولاد مانی جاتی ہے - جیسا کہ اس زمانہ کے عیسائی یسوع مسیح کو ولد اللہ اور ابن اللہ کہتے ہیں - اس پر ایک سوال ہوا ہے - کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لم یلد پہلے کیوں رکھا اور لم یولد پیچھے کیوں رکھا - اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا بیٹا تھا یا فلاں عورت خدا کی بیٹی تھی - مگر یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا باپ تھا یا فلاں عورت خدا کی ماں تھی - گو عیسائیوں کے جاہل فرقہ نے اس شرک میں کمال پیدا کیا ہے - کیونکہ ان کے درمیان مریم کو خدا کی ماں کہا جاتا ہے اور ایک بڑا فرقہ عیسائیوں کا اب تک مریم کی پرستش کرتا ہے۔

ولم یکن لہ کفواً احد - اور نہ اس کے واسطے کوئی کفو ہے - کفو کے لغوی معنے ہیں نظیر اور مثل - عرب میں بولا کرتے ہیں - ھذا کفوک - ای نظیرک - یہ تیری کفو ہے - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں - لیس لہ کفو ولا مثل - مجاہد کا قول ہے - کہ کفو سے مراد صاحبہ یعنی جورو ہے - جیسا کہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ بدیع السموات والارض انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ وخلق کل شیء - وہ آسمانوں کا اور زمین کا بنانے والا ہے - اس کا ولد کہاں سے آگیا - جبکہ کوئی اس کی جورو نہیں اور اس نے ہر شے پیدا کی ہے اور ہر شے اس کی مخلوق ہے نہ کہ اولاد۔

یہاں تک ہم نے اس سورہ شریف کے الفاظ کے معانی اور ان کی تشریح مفصل بیان کر دی ہے - اب اس سورہ کے مضمون پر اور اس کے فوائد اور عجائبات پر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

یہ سورہ شریف باوجود مختصر ہونے کے بڑے عظیم الشان مطالب اور مضامین پر مشتمل ہے - لکھا ہے کہ سورۃ الحمد سارے قرآن شریف کا خلاصہ ہے اور آخری دو سورتیں معوذتین آخری دعائیں ہیں - اور قرآن شریف کا متن سورۃ بقرہ سے شروع ہوتا ہے اور سورۃ اخلاص پر ختم ہوتا ہے اس صورت میں یہ سورۃ قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ سورۃ آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ عیسائیت سے بچنے کے واسطے ایک بڑا ہتھیار ہے - اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی توحید پر بالخصوص زور دیا گیا ہے - کہ وہ ایک خدا ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ اس کا کنبہ قبیلہ ہے - اس میں عیسوی مذہب کی تردید کی گئی ہے - کیونکہ دین عیسوی کا تمام دارومدار تثلیث پر ہے - کہ ایک خدا باپ ہے اور ایک خدا بیٹا ہے - اور ایک خدا روح القدس ہے - عیسائیوں نے ایک کنبہ خدایان مقرر کیا ہے - کوئی باپ ہے کوئی بیٹا ہے - کوئی روح القدس ہے - مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی تردید کی ہے کہ خدا وہ ہے - جو لم یلد ہے - کسی کا باپ نہیں - اور لم یولد ہے کسی کا بیٹا نہیں اور لم یکن لہ کفواً احد ہے نہ اس کے برابر کوئی روح قدس وغیرہ ہے -

لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد - ان ہر سہ کلمات کے ساتھ تثلیث کو رد کر دیا گیا ہے - اور اس رد کی دلیل الفاظ احد اور صمد میں بیان کی گئی ہے - کیونکہ جو ایک ہے - وہ تین کس طرح ہو سکتا ہے اور جو یگانہ ہے اس کے ساتھ دوسرا تیسرا اس کی مانند کیونکر بن سکتا ہے اور وہ صمد ہے - کسی کا محتاج نہیں - یسوع تو کھانے پینے کا محتاج تھا حتیٰ بھوک سے ایسا لاچار ہو جاتا تھا کہ جیسا انجیلوں میں لکھا ہے - جس درخت پر سے پھل نہ ملے - اس درخت کو بھی دیوانوں کی طرح گالیاں دینے لگ جاتا تھا - معلومات کا یہ حال تھا کہ کہنے لگا کہ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ قیامت کب ہوگی - باوجود بڑی خواہش اور دعا کے صلیب سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا - وہ جو محتاج ہے - وہ صمد نہیں ہو سکتا اور جو صمد نہیں وہ خدا نہیں - وہ احد ہے اس نے اپنی ہستی کو ثابت کرنے کے واسطے اور اپنی قدرت تام دکھلانے کے واسطے آخری زمانہ میں اس فتنہ کے بالمقابل ایک سلسلہ قائم کیا ہے جو احد اور صمد خدا کی پرستش کو دنیا میں قائم کرتا ہے - اور بالخصوص اس مذہب اور فرقہ کو دنیا سے اکھیڑتا ہے جس کا یہ دعویٰ ہے - کہ خدا باپ ہے اور خدا بیٹا ہے اور خدا روح القدس ہے - اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس سورہ شریف کو قرآن شریف کے آخر میں رکھ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ یہ ہوگا - کہ تین خدا ملائے جاویں گے ایک خدا کا باپ بنایا جاوے گا - ایک خدا کا بیٹا بنایا جاوے گا - اور ایک تیسرا بھی ہوگا جو ان کی مانند اور مثل ہوگا - بلکہ ایک روایت میں ہے - کہ عیسائیوں ہی نے سوال کیا تھا کہ آپ کے خدا کی کیا صفات ہیں اور ان کے سوال کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی تھی) اس فتنہ کو مٹانے والا وہ شخص ہوگا - جو خدا کو احد اور صمد مانتا ہوگا - اور اس امر کو

ہلاک کر کے آگے ثابت کر دے گا کہ خدا صمد ہے اپنے بندوں کی حاجت پوری کرتا ہے۔ بندے اپنی ضرورتوں کے وقت اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ اُن کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے اور خوارق میں سے آپ کی دُعاؤں کی قبولیت ہے جس میں مقابلہ کے واسطے تمام جہان کے عیسائیوں آریوں وغیرہ کو بارہا چیلنج دیا جا چکا ہے مگر کسی کی طاقت نہیں کہ اس مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔

چونکہ تمام شرائع اور عبادات کا اعلیٰ مقصد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت حاصل ہو اور اس سورہ شریفہ سے اس کی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس واسطے اس کو حدیث شریف میں ثلث القرآن یعنے قرآن شریف کا تیسرا حصہ کہا گیا ہے۔ بلحاظ ان عجائبات اور فوائد کے جو کہ اس سورۃ شریف سے مستنبط ہوتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لانے سے جو راہ سلوک کی طے ہوتی ہیں۔ اُن کے لحاظ سے اس سورۃ شریف کے بہت سے نام رکھے گئے ہیں۔ عُرف بھی اس بات کا شاہد ہے۔ کہ اچھے ناموں کی زیادتی تعداد مسمی کے شرف اور مزید فضیلت پر دلیل ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ کچھ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) سورۃ التفرید۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک فرد ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید میں ہے

(۲) سورۃ التجرید۔ کیوں کہ اللہ تعالےٰ کے ایک اور لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے۔

(۳) سورۃ التوحید۔ کیونکہ توحید کا ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) سورۃ اخلاص۔ اور یہ نام زیادہ تر مشہور ہے۔ کیونکہ اس صورت میں خالص اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور صفات اضافیہ اور سلبیہ کا ذکر ہے اور سوائے خدا تعالےٰ کے جلال کے بیان کے اور کسی امر کا اس سورۃ شریف میں ذکر نہیں ہے۔ جو کوئی اس کے بیان پر پورا ایمان رکھے۔ وہ اللہ کے دین میں مخلص ہے۔

(۵) سورۃ النجاۃ۔ کیونکہ اس پر پورا ایمان لانے سے ... اور اسی یقین پر مرنے سے کہ خدا ایک ہے۔ انسان نجات پاتا ہے اور دوزخ سے بچتا ہے برخلاف اس کے عیسائیوں نے نجات اس میں سمجھی ہے کہ خدا تین بنائے جائیں لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کا رد کیا ہے کہ نجات اس میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک مانا جاوے۔

(۶) سورۃ الولایۃ۔ کیونکہ یہ سورۃ پورے علم اور عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجہ ولائیت تک پہنچا دیتی ہے۔

(۷) سورۃ النسبۃ۔ کیونکہ اس سورۃ کے شان نزول میں ذکر ہے کہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کے معبود کا نسب نامہ کیا ہے۔ تب یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۸) سورۃ المعرفۃ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اسی کلام کی معرفت کے ساتھ کامل ہوتی ہے جابر کی روائیت ہے۔ کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور نماز میں قل ہو اللہ احد کی سورۃ پڑھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان ھذا عرف ربہ۔ بیشک اس شخص نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اس سے سورۃ کا نام سورۃ المعرفۃ ہو گیا۔

(۹) سورۃ الجمال۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ جمیل و یحب الجمال۔ اللہ تعالےٰ کے جمال کے متعلق جب سوال کیا گیا تو جواب ملا کہ وہ احد صمد لم یلد و لم یولد ہے

(۱۰) سورۃ المقشقشۃ۔ مقشقشہ کے معنے ہیں بری کرنے والا۔ جب کوئی بیمار شفا پاتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں۔ تقشقش المریض عمابہ بیمار نے اُس سے نجات پائی۔ جس میں وہ گرفتار تھا۔ چونکہ یہ سورۃ شرک اور نفاق سے انسان کو بری کر کے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے اس واسطے اس کا نام مقشقشہ رکھا گیا۔

(۱۱) سورۃ المعوذۃ۔ کیونکہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کے پاس تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اس سورۃ کو اور سورتوں کے ساتھ ملا کر تعوذ فرمایا۔

(۱۲) سورۃ الصمد۔ کیوں کہ اس میں صمد کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہے۔

سورۃ الاساس۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد قل ھو اللہ احد پر بنائی گئی ہے اس بات کی سمجھ قرآن شریف کے اس مقام سے بخوبی آ سکتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے تثلیث اور ایک انسان کو خدا بنانے اور خدا کا بیٹا بنانے کی بھاری خرابی اور نہایت شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عقیدہ ایسا ناپاک ہے کہ تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال۔ قریب ہے۔ کہ اس سے آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ گر جاویں۔ پس جب تثلیث کا باطل عقیدہ دنیا و مافیہا کی خرابی اور بربادی کا موجب ہے۔ تو اس کے بالمقابل توحید اُس کی ہمگی اور آبادی کا باعث ہے ایسا ہی قرآن شریف میں ایک اور جگہ آیا ہے کہ لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ اگر زمین و آسمان کے اندر اللہ کے سوائے کوئی اور معبود ہوتا تو ان میں فساد مچ جاتا۔ فساد کی دوری اس سے ہے۔ کہ ان میں توحید قائم کی جاوے۔

(۱۴) سورۃ المانعۃ۔ حضرت ابن عباس سے روائیت ہے۔ کہ شب معراج میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تجھے سورۃ اخلاص عطا کی ہے۔ جو کہ عرش کے خزانوں کے ذخیروں میں سے ہے اور عذاب قبر سے روکتی ہے

(۱۵) سورۃ المحضر۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے وقت فرشتے اس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶) سورۃ المنفرۃ۔ کیونکہ شیطان اسے سن کر بھاگ جاتا ہے

(۱۷) سورۃ البراءۃ۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو یہ سورۃ پڑھتا تھا فرمایا کہ تو آگ سے بری ہو گیا۔

(۱۸) سورۃ المذکرۃ۔ کیوں کہ یہ سورت انسان کو خدا تعالیٰ کی توحید یاد دلاتی ہے اور غفلت سے نکالتی ہے

(۱۹) سورۃ النور۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک شے کے لئے ایک نور ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف کا نور قل ھو اللہ احد ہے۔

(۲۰) سورۃ الامان۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جس کسی نے کہا۔ لا الہ الا اللہ وہ اللہ کے قلعہ میں داخل ہوا اور جو قلعہ میں داخل ہوا۔ اُس نے امان پائی۔

یہ بیس نام ہیں باقی حصہ تفسیر کا آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاوے گا۔

بدرِ صادق

۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

آریہ سماج کی دینی کتب میں جہاد کی تعلیم

اس نام کا ایک چھوٹا رسالہ لاہور کے دیو آشرم کی دہریہ پارٹی نے اپنے ہم وطن نیم دہریہ الموسوم بہ آریہ کی موجودہ پُرجوش لڑائی کی سپرٹ کے اظہار میں شائع کیا ہے اور [illegible] سے اس جوش کی تائید میں اور تاکیدی سندات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ ہمیشہ سے ایسے ہی اخلاق کا نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔

یہ رسالہ برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور اس کے بعض مضامین اس قابل ہیں کہ ان پر روشنی ڈالی جاوے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اس کے اوراق پر ریویو کیا جاوے۔ یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیو سماجیوں نے بوجہ کم علمی کے اور ناواقفی کے اس رسالہ کا نام جہاد کی تعلیم رکھنے میں ایک بڑی غلطی کھائی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ مصنف رسالہ نے ایک دو جگہ ضمناً اسلامی جہاد کے مسئلہ پر بھی ناجائز حملہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ لفظ جہاد کے معنے لڑائی اور جنگ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ جہاد کے معنے ہیں۔ سعی اور کوشش کرنا۔ چنانچہ اس کی مثالیں قرآن شریف میں بہت موجود ہیں۔ مثلاً ایسے مومن کو جس کے والدین مومن نہ ہوں۔ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن شریف میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

وان جاهدك على ان تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا۔ کہ اگر تیرے والدین اس معاملہ میں تیرے ساتھ جھگڑیں اور کوشش کریں کہ میرے ساتھ تو کسی اور کو شریک بنا جو کہ تجھے اس کا علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان۔ علاوہ ازیں دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک سلوک کر۔ ایسا ہی ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ من جاهد فانما يجاهد لنفسه۔ جو کوئی کسی امر میں سعی کرتا ہے۔ اس کا فائدہ اس کی جان کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے کہ جاهدوا باموالكم وانفسكم۔ جس سے ظاہر ہے کہ جہاد مال کے ساتھ بھی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالے کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی ایک جہاد ہے۔

ایسا ہی اور بہت سی آیات اور احادیث اور عربی لٹریچر سے ثابت ہے کہ جہاد کے [illegible] اللہ تعالے کی رضا میں کوشش کرنے کو کہتے ہیں ہاں چونکہ اپنے دشمن کی مدافعت کرنا جو دینی عداوت کے سبب قوم کے گھر بار کو اور بال بچوں کو دکھ دیتا ہے۔ یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے اور خدا تعالے نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ اپنے اوپر ناجائز حملہ [illegible] کرے۔ اس واسطے اصطلاح اسلامی میں اس فعل کا نام بھی جہاد رکھا گیا۔ اور چونکہ دیو دھرم کے ہندو اسلامی حالات سے ناواقف ہیں۔ اس واسطے اس بات کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ اسلامی جہاد کیا چیز ہے اور اسلام میں اس کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

سو واضح ہو کہ اسلام کو پیدا ہوتے ہی بڑی بڑی مشکلات کا سامنا پڑا تھا اور تمام قومیں اس کی دشمن ہو گئی تھیں جیسا کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے۔ تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یہی اسباب تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو نہ محض حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کر دیا۔ لہٰذا وہ اس فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیں اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے اُن کے مخالفوں نے بباعث اس تجربہ کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ پودہ زمین پر قائم ہو بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جاویں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جاوے [illegible] اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعبناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں اُن سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر خدا تعالے کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ اُن برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بیرحمی حد سے گذر جاوے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں

مَیں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور مَیں خدا قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں ابتک موجود ہے یہ ہے :-

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق۔ یعنے خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے۔ فریاد سُن لی۔ اور ان کو مقابلہ کی اجازت دیگئی اور خدا قادر ہے۔ جو مظلوم کی مدد کرے۔ الجزو نمبر ۱۷ سورۃ الحج۔ مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا ہمیشہ کے لئے نہیں تھا بلکہ اس زمانہ کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے"

یہ ہیں لفظ جہاد کے معنے اور اس کی حقیقت جو کہ ہمنے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں تحریر کئے ہیں۔ برخلاف اس کے جو احکام دشمنوں کو اور غیر مذہب والوں کو بلکہ غیر قوم والوں کو قتل کرنے دُکھ دینے اور شہر بدر کرنے اور طرح طرح کی ایذا دینے کے ویدوں میں لکھے گئے ہیں۔ اُن پر جہاد کا لفظ لگانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ نیوگ کو نام کرانی ... رکھ دے

خیر یہ تو مصنف رسالہ کی غلطی ہے جو کہ اسلامی مسائل اور واقعات کی ناواقفی کے سبب اس سے ہوگئی ہے۔ باقی آریوں کے درمیان غیر قوموں کے ساتھ عداوت اور بغض کا جو بیج دیانند سرسوتی نے خود ویدوں کی تائید سے کیا ہے۔ اس کا بیان عمدہ پیرایہ میں مصنف نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف مذہبی آزادی کا چرچا ہو رہا ہے اور عیسائی لوگ جو مذہبی ... انقلاب کے سبب غیر قوموں کو دُکھ دینے میں بہت ہی بڑھے ہوئے تھے وہ بھی اب مذہبی معاملہ میں کسی کو دکھ نہیں دیتے۔ ایسے وقت میں وید کی تعلیم کو پیش کرنا اس پُرانی کتاب کی رہی سہی عزت کو بھی خاک میں ملا دینا ہوگا۔ سناتن ہندوؤں میں مشہور ہے کہ دیانند سرسوتی کو انگریزوں نے ہمارا مذہب بگاڑنے کے واسطے خفیہ طور پر مقرر کیا تھا بظاہر وہ ہندوؤں کا خیر خواہ بنا اور اندر ہی اندر سخت دشمنیاں کرتا تھا۔ انگریزوں کو تو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایسا کرتے لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ ویدوں میں

نیوگ کا مسئلہ اور غیر آریہ قوم کو ہر طرح سے دُکھ اور ایذا پہنچانے کا مسئلہ نکال کر دیانند نے ویدوں کے ساتھ وہ دشمنی کی ہے کہ ویدوں کے ماننے والے بیچارے مارے شرم کے مُونہہ چھپاتے پھرتے ہیں۔

اس جگہ وید اور شاشتر کے اس قسم کے منتروں میں سے جن کو دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ چند ایک کا بطور نمونہ کے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

اس وید نندک ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے۔ سملاس ۳ صفحہ ۵۴

یعنی جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے اُن کو قوم سے نکال دو۔ قطار سے نکال دو اور ملک سے بھی نکال دو۔

شاید یہی سبب ہے کہ دیانند نے باوا نانک صاحب کے ... ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کیونکہ وہ ... ویدوں کو نہیں مانتے تھے اور اس کے مضامین کو غلط جانتے تھے۔

پھر رگ وید بھاشیہ مطبوعہ ۱۹۳۵ بکرمی کے صفحہ ۷۲ پر لکھا ہے۔

اور جو ناستک۔ نندک وادھورت منش ہیں وے سب ہم لوگوں کے نواس ستھان سے دور چلے جاویں۔ کنتو نشچے کر کے اور دلیشوں سے بھی دور ہو جائیں اوتہات اودھرمی پُرش کسی دیش میں نہ رہیں۔

اس میں حکم ہے کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے وہ صرف آریوں کے دیش سے نہ نکالے جاویں بلکہ کسی دیش میں بھی اُن کو رہنا نہ ملے۔ خوب! ساری زمین کے آپ گھر بیٹھے ہی مالک بن بیٹھے۔ ویدوں کا منکر کسی دیش میں بھی نہ رہے۔ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ اپنے دشمن کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ کسی ملک میں بھی نہ رہے شاید ایسے ہی احکام وید سے اثر پذیر ہو کر نوجوان آریوں کے خون میں جوش پیدا ہو رہا ہے اور آریہ مسافر میگزین میں اس قسم کی نظمیں بے دھڑک شایع کرتا ہے کہ :-

آریہ ویرو قدم آگے بڑھاؤ تم بھی
دھرم رکھشا کے لیے سیس کٹاؤ تم بھی
جسم فانی کی کرو دل میں نہ مطلق پرواہ
شوق سے زخم کوئی سینے پہ کھاؤ تم بھی
ہو رہے چاروں طرف سے ہیں ہزاروں حملے
نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی

پھر ... نند جو صاحب رگ وید کے ایک منتر کے دیا کھیان میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر ویدوں کے منکرین کے حق میں فرماتے ہیں کہ :-

ان سب دشٹوں کو آپ مول سہت نشٹ کر دیجئے۔ یعنی ان کو جڑوں سمیت نیست و نابود کر دیا جائے۔

پھر دیانند صاحب ویدوں کی تفسیر کرتے ہوئے صفحہ ۱۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :-

مخالف لوگ یا تو ہماری شکچھا یعنی تعلیم قبول کریں یا اُن کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔

پھر اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۹۲ پر دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ویدوں کا حکم ہے کہ دشمنوں کا مال اور اسباب لوٹ لو اور عورتیں بھی چھین لو اور گھی کے کپتے بھی لے لو۔

غرض اس قسم کے بہت سے احکام ہیں جن میں دشمنوں کو ایسی بُری طرح سے مارنے اور لوٹنے اور دُکھ دینے کی تاکید کی ہے۔ جن میں سے بعض اس مختصر رسالہ میں لفظ بلفظ نقل کئے گئے ہیں۔

جو ویدک دھرمیوں سے محبت نہ کرے وہ بھی تباہ ہو۔ ویدک دھرمیوں کے دشمن بھسمی بھوت ہوں۔ خدا ویدک دھرمیوں کا ساتھی اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہے۔

یہ رسالہ جیون پریس نیو آشرم لاہور سے ملسکتا ہے اور قیمت ۱/ ہے

رفع جسم عنصری کے ابطال پر

ایک لطیفہ

تَعرُجُ المَلٰئِکَةُ وَالرُّوحُ اِلَیہِ فِی یَومٍ کَانَ مِقدَارُہٗ خَمسِینَ اَلفَ سَنَةٍ ۔ پ ۲۹

ترجمہ یعنے چڑھتے ہیں فرشتے اور روح زمین سے اپنے رب الافلاک کیطرف ایک دن میں اندازہ گنتی اس کی کا پچاس ہزار برس دنیوی کے ہے۔

آیت مذکورہ بالا سے صاف اور صریح اور واضح ثبوت ملتا ہے کہ ملائکہ اور روح جن کی روحانی رفتار خدا تعالےٰ نے ایسی تیز تر فرمائی ہے کہ وہ ایک دن کے اندر ہی زمین سے افلاک تک جو بڑی مسافت طویلہ ہے۔ طے کر جاتے ہین۔ جس مسافت طویلہ کو عالم مجسمات سے کوئی جسم کثیف انسان وغیرہ کامل پچاس ہزار برس میں جو دنیا کے سنات ہیں۔ طے کر سکتے ہین۔ اس سے صاف سمجھ آتی ہے کہ اگر حضرت عیسےٰ اس عالم مجسمات سے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کر گئے ہین۔ تو آیت بالا کی رو سے پچاس ہزار برس کی مسافت طویلہ کو ابھی تک اونہون نے طے نہیں کیا ہے کیونکہ آپ کو تو قریباً عرصہ دو ہزار برس کے ہی ہوا ہے اس لئے وہ ضرور ابھی تک راستہ مین کسی طبقہ حارہ یا زمہریر وغیرہ مین ہون گے۔ اُمید ہے کہ اگر ہمارے مخالف ابھی کسی تیز دوربین سے آپ کو جاتے ہوئے دیکھنا چاہین تو دیکھ سکتے ہیں اور ان کو بصد منت اور الحاح کے واپس بھی کر سکتے ہین۔ اگر ایسا نہ کرین گے۔ تو وہ ان کی تمام دلی اُمیدوں کو جو ان کے واپس ہونے کی رکھتے ہین۔ خاک مین ملا دین گے۔ کیوں کہ آیت مرقومہ بالا کی رو سے تو ان کو پچاس ہزار برس فقط چڑھائی درپیش ہے اور نزول کو بھی اتنی ہی مدت چاہیئے یعنے آپ کی آمد و رفت کے لئے کم از کم ایک لاکھ برس کی فرصت چاہیئے اور آپ کے رفع ہو جانے کے دن سے آج تک قریباً دو ہزار برس گے ہوا ہے۔ پس اس حساب سے اگر حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا مین نزول کرین گے بھی تو کم از کم ۹۸ ہزار برس کو کرین گے۔ فتفکروا فی آیات اللہ تعالےٰ لئے

اور پھر بڑے بڑے محققین کی تحقیقات سے اور نیز قرآن کریم کی آیت ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین۔ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے زمین ۔۔ میں ایک کشش رکھی ہے جو تمام مجسمات اشیاء کثیفہ کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ کوئی چیز پتھر وغیرہ کو اگر کوئی اوپر کو پھینکے۔ تو اس کو ضرور زمین اپنی طرف اپنی کشش کے ذریعے سے واپس لے آتی ہے اور اگر کوئی چیز مجسم اوپر کو چلی بھی جاوے۔ تو طبقات حارہ یا زمہریر میں جا کر اس کا وجود ذرہ ذرہ خاکستر کی مانند ہو کر زمین پر ہی گر پڑتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب مین ہم کو بڑی وضاحت سے سمجھا دیا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز آسمان سے نزول کر سکتی ہے۔ تو وہ ملائکہ اور روح ہین بموجب آیتہ تنزل الملائکة والروح ۔ اور پھر فرمایا۔ اگر کوئی چیز عالم مجسمات سے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ تو وہ بھی ملائکہ اور روح ہین۔ بموجب آیت تعرج الملائکة والروح الیہ۔

پس اگر خدا تعالےٰ نے کسی آیت مین کسی انسان وغیرہ اور اشیاء کثیفہ ارضی کے لئے ایسا ہی مجسم عروج فرمایا اور پھر اسی کا نزول بھی لکھا ہے۔ تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایسے بیہودہ عقیدہ سے جو مثل عقائد یہود و نصاریٰ کے ہے توبہ کرکے حضرت عیسےٰ کو موافق قرآن و احادیث کے مثل سائر انبیاء کے وفات یافتہ سمجھنا چاہیئے۔

آج تک تم نے جس قدر حضرت عیسےٰ کی حیات آسمانی کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی پاک کتاب کی مخالفت مین فوجین باندھکر جنگ اور لڑائی کی ہے کسی اہل حق پر مخفی نہین ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی پاک کتاب نے بھی جس قدر آپ لوگوں کے لئے آئے دن نئے رنگ کی آیت ابطال حیات مسیح کے بارہ مین پیش کرکر شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اور تمام ناکامیون کے مونھ دکھلائے ہین۔ کسی اہل علم پر پوشیدہ نہین ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جو کوئی خدا تعالیٰ اور اسکی کتاب اور اس کے رسول کے ساتھ ہتھیار باندھکر لڑائی کرتا ہے وہ اسی دنیا مین ہر رنگ کا عذاب چکھایا جاتا ہے۔ اور تمام ناکامیون کے جہنم مین جل کر نامراد ہی ہلاک کیا جاتا ہے۔

خاکسار محمد الدین ۔ ۔ ۔ از نارووال

میاں جعفر زٹلی

۱۶ اگست کے بدر کے ایڈیٹوریل پر لکھتے ہوئے جو لکھا گیا تھا کہ لاہور مین ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) تھے۔ معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت مین واہی تباہی لکھنے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر چھاپنے مین شب و روز سرگرم رہا کرتے تھے۔ اب کچھ عرصہ معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہین۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وغیرہ ۔۔۔۔۔ " اس کے متعلق ہمارے پاس ایک کارڈ پہنچا ہے۔ جو ملا بخش مالک اخبار جعفر زٹلی کی طرف سے ہے اس کارڈ مین لکھا ہے۔ "مین تو جیتا جاگتا صحیح سلامت ہوں۔ خدا نے جس کام کے واسطے پیدا کیا ہے مین اس مین ہمیشہ سرگرم ہوں اور جب تک میرے دم مین دم ہے۔ مرزا کا پیچھا نہ چھوڑوں گا " خوب ہے کہ آپ زندہ ہین مگر ہم نے کب کہا تھا کہ آپ مر گئے ہین۔ آپ جیسے مخالفین کی کارروائیاں تو اس سلسلہ کو رونق دے رہی ہین۔ خدا اپنے صادق کے لئے اس کے دشمنوں سے بھی کام لیتا ہے

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۰۔ اگست ۱۹۰۶ء	۱۱۸۷	امام الدین صاحب	عہ
۲۰ " "	۴۴	بابو نور الدین صاحب	۶ ۱۲/
۲۱ " "	۵۲۳	حسین بخش صاحب	۶ ۱۲/
۲۱ " "	۵۵۹	خواجہ غفار جو صاحب	۶ ۱۲/
۲۱ " "	۹۸	حاکم علی صاحب	۶ ۱۲/
۲۱ " "	۴۲۶	فضل الٰہی صاحب	۶ ۱۲/
۲۱ " "	۴۲۵	سردار علی صاحب	۶ ۱۲/
۲۱ " "	۳۳۷	فضل شاہ صاحب	۶ ۱۲/
۲۲ " "	۱۱۸۳	نذیر محمد صاحب	۶ ۱۲/

درخواست دعا

احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ از راہ کرم برادرم محبوب عالم صاحب کے لئے جو ایک نوجوان اور صالح احمدی ہین ۔ دعا فرماویں کہ خداوند کریم حسنہ دنیا اور حسنہ آخرت عطا فرماوے۔

عاجز محمد نصیب احمدی محرر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے ۔ اخبار بدر میں چھاپ کر ممنون فرماویں ۔ والسلام ۔ فقط

المکلف ۔ صادق حسین مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو

رقم زدہ حکیم سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدی اٹاوہ سابق ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق

ناظرین اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ پہلے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُرید تھے اور اب مُرتد ہو گئے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حال میں ایک رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ شائع کیا ہے ۔ جس میں انہوں نے اپنے ارتداد کے وجوہ قلمبند کئے ہیں اور وہ خط و کتابت بھی درج کی ہے ۔ جو حضرت امام صاحب اور ان کے مابین ہوئی ہے ۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر ڈاکٹر صاحب نے یہ التماس درج کی ہے ۔ کہ "سب صاحب اپنی اپنی رائے سے مجھے بھی اطلاع دیں تاکہ مجھے اصلاح و اثبات خیالات موجودہ میں امداد ملے ۔"

اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ میں بھی اس رسالہ پر بطور ریویو کے کچھ لکھوں ۔ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سے التماس ہے کہ جس پرچہ میں یہ ریویو شائع ہو ۔ اس کی کاپی ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں بھی بھیجدیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کو ردّ و اثباتِ خیالات موجودہ میں شاید کچھ مدد مل جائے ۔ واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم ۔

اب میں پہلے ڈاکٹر صاحب کے وہ اقرارت درج ذیل کرتا ہوں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اپنے رسالہ میں درج فرمائے ہیں ۔ بعد ازاں ان وجوہ کو نقل کروں گا جن کی بنا پر ڈاکٹر صاحب مخالفت پر کمربستہ ہوئے اور پھر دکھلاؤں گا کہ وہ وجوہ کہاں تک معقول و پُرزور ہیں اور آیا وہ اصلی وجوہ ارتداد ہیں یا ڈاکٹر صاحب کے مُرتد ہو جانے کے کچھ اور ہی اسباب ہیں اور حضرت امام زمان سلمہ الرحمٰن بقبل ڈاکٹر صاحب خود بخود بگڑ بیٹھے یا فی الواقع ڈاکٹر صاحب اسی قابل ہو گئے تھے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خارج کئے جاویں ۔

ڈاکٹر صاحب کے اقرارات

(۱) ڈاکٹر صاحب نے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا خط صفحہ ۵ ۔ ۶ میں شائع کیا ہے ۔ اس خط میں حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر صاحب کو یہ ارقام فرمایا تھا ۔

"پھر باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق ہی ہیں اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں ۔ جو خدا تعالےٰ کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتے ہیں ۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں ۔ جو مسیح موعود کے احکام کو دل سے قبول کرو ۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی نصیحت کی ہے ۔ اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے ۔ مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں کیا یہی تصدیق ہے ۔"

اس عبارت کے لفظ موعود پر ہندسہ ۱؎ لکھکر ڈاکٹر صاحب حاشیہ پر یہ تحریر فرماتے ہیں ۔

"میں اُن تمام احکام کو قبول کرتا ہوں ۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں نہ کہ مخالف اسی شرط پر بیعت کی تھی ۔"

(۲) خط و کتابت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا ایک خط اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۲ ۔ ۲۴ میں شائع کیا ہے ۔ اس خط کے ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا تھا ۔ "بہر حال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے ۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا ہے ۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے ۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس عبارت کے لفظ قبول پر ہندسہ ۱؎ لکھکر حاشیہ پر یہ تحریر فرمایا ہے ۔ "اس قدر تو صحیح و درست ہے ۔ مگر ان بیچاروں کا کیا قصور جن پر آپ کی دعوت نہیں پہنچی ۔ اور اگر پہنچی تو مخالف یا ضعیف و ناقص صورت میں ۔"

(۳) ڈاکٹر صاحب اپنے دوسرے خط کے صفحہ ۱۱ ۔ ۱۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھتے ہیں "میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں اور جو لوگ جماعت میں مولوی نور الدین صاحب کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علے التناسب عامل ہیں واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں ۔"

"......ایک مولوی محمد حسین بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے ۔ حضور کے سخت مخالف تھے ان کی نسبت مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ اگر مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا ۔ تو پلیگ سے ہلاک ہو جائیگا اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوا دار مکان میں تھی ۔ یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سُنا دیا تھا ۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا ۔......"

"میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے ۔ کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کر کے قرآنی تفاسیر اُردو انگریزی میں شائع کی" ۔ جس میں حضور کے متعلق تمام تائیدی مضمون جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے ۔ موقعہ بموقعہ درج کئے گئے ہیں ......اس قدر مصارف کثیرہ کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتے الامکان تنگی کر کے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا اور مشکل آسان جسقدر ممکن ہو سکا لنگر اور اسلامیہ سکول قادیان میں چندہ بھی ادا کرتا رہا اگرچہ میں زیر بار بھی ہوا اور مقروض بھی ہوا اور میری بیویاں اور بچے کھانے پہننے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اس اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی اور خطوط بھی بکثرت آئے ۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں سے مضامین نکالے جاویں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی ظاہر کی مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا مگر خدا کریم کی اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا ۔ اور اب تک اللہ کریم میرے ساتھ ہے میری مخلصانہ اور بے ریا خدمتوں کو

خوب جانتا ہے۔"

(۴) ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط اسمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مین صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہین۔

"مین نے یہ کب کہا کہ مولوی نورالدین صاحب کے سوائے احمدی جماعت مین کوئی عملی رنگ نہین رکھتا بلکہ مین تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تو ہزاروں سچے اور باعمل اشخاص ہوتے ہی سکتے ۔۔۔ ۔۔ مقابلۃً آپ کی جماعت میں سعید اور رشید بہت زیادہ ہین ۔۔۔ یہ بھی سچ ہے کہ جماعت احمدی میں بہت سے نمازوں میں روتے اور بہت التجائین کرتے ہیں"

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس آخری خط کے جواب مین جن میں حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت سے خارج کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"میرے جو عقاید ابتدائی زمانہ میں تھے بعینہٖ وہی اب ہیں۔ اور آپ کی عزت و عظمت بلحاظ جزو رسالت کے میرے اندر وہی ہے جو اس وقت تھی"

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اعلان جو ۳۔ مئی کو الحکم و بدر میں شائع ہوا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۱ مین لکھتے ہیں"

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپکے الہامات کو مانتا ہوں ۔۔۔۔۔۔ آپ محض ایک تمثیلی نبی اور امتی نبی ہیں اور بس ۔۔۔۔ میں آپکا دشمن ہرگز نہین ہوں بلکہ آپ کی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے اس لئے مجھے اب تک آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہین وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں مثیل انبیاء ہین میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے۔"

(۷) ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۴۳ مین مولانا حکیم نورالدین صاحب کا ایک خط درج کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

جناب عبدالحکیم خاں۔ اسسٹنٹ سرجن بالقابہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالٰے کی عجائبات ہیں جو ہمنے آپکے متعلق دیکھین۔ مرزا صاحب آپ کی اس تفسیر تک تو مسیح و مہدی تھا۔ اب دجال و ضال ہو گیا۔ تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گذشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہو گئی۔ آیندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہرین گے یا ترقی کرین گے۔ آیندہ ظاہر ہو گا۔ تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان نورالدین۔ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء

اس خط کے جواب مین ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین۔

میری تحقیق گذشتہ مین کوئی تغیر نہین ہُوا۔ میں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔۔ (۲) تمام انبیا پیغام رسان اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدار نجات ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہین (۳) حضرت مسیح الزمان کو مسیح و مہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی ۔۔۔۔۔۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہایت ہی خطرناک امر ہے (۴) آپ دیکھین گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں۔ (۵) مگر مین تو اے نورالدین تیرا وہی روحانی فرزند ہوں۔ جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں"

(۶) ۔۔۔۔۔۔ والسلام۔ والسلام۔ والسلام۔ الف۔ الف۔ سلام علیکم وعلی المسیح۔ وعلٰے کل من لدیکم۔

ڈاکٹر صاحب کے یہ اقرارات پڑھ لینے کے بعد ناظرین اب اُن وجوہ و اسباب کی طرف توجہ فرماوین۔ جو بقول ڈاکٹر صاحب اس خط و کتابت کے محرک ہوئے۔ جس کا نتیجہ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ اعلان ہے جو الحکم و بدر مین ۳۔ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع ہُوا۔

خط و کتابت درج کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے اُن وجوہ و اسباب کی تشریح و تفصیل فرمائی ہے۔ اُس کا خلاصہ نمبروار ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) جماعت احمدی مین خاص مرزا صاحب کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہو گیا ہے۔ کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید اور تمجید باری تعالٰے قریب قریب مفقود ہو گئی۔ مرزا صاحب بھی اپنی تعریف اور وفات مسیح کو مقدم سمجھتے ہین۔

(۲) (مرزا صاحب) تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ ۱۳۰۰ سو سال میں طیار ہوئے ہیں بلا تبلیغ کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہین۔

(۳) میں نے (ڈاکٹر صاحب نے) توحید و عظمت باری تعالٰے پر تین یا چار ہی لیکچر دئے تھے۔ کہ احمدی لوگ گھبرائے۔ اور ایک شخص عبدالغنی نام نے جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ مرزا صاحب کا ذکر کیوں نہین کرتے۔ مین نے جواب دیا کہ ابھی تو حمد ہو رہی ہے ۔۔۔۔۔ حمد کے بعد نعت رسول اللہ علیہ وسلم پھر مناقبت مرزا صاحب ہو گی۔ مگر ان باتون سے اکثر احمدی مطمئن نہ ہوئے اور روز بروز واویلا بڑھتا گیا ۔۔۔ ۔۔ ان حالات سے مجھکو سخت افسوس ہوا۔

(۴) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی پٹیالہ تشریف لائے اور اونہوں نے اول میرے کہنے سے قرآنی عظمت اور قرآنی تعلیم کی ضرورت پر لیکچر دئے۔ پھر جماعت احمدیہ کے اصرار سے وعظ مین قرآن شریف سے مرزا صاحب کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ثابت کرنا شروع کیا۔ اس سے میرا افسوس اور مایوسی اور بھی زیادہ ہو گئی۔

(۵) جب مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر الوطن کی تحریک پر مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین صاحبان وغیرہ نے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مین عام اسلامی مضامین شائع ہوا کرین۔ جن کو خاص مریدون کے نام جاری کیا جاوے۔ یا دیگر ایسے اشخاص کے نام جو اس کے خود خواستگار ہوں۔ اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا اور مین نے کہا۔ کہ ہماری جماعت مین عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہین۔ اور اب یہ کام قرآنی رنگ اور خدائی آئین پر چلیگا۔ اور ہمارا پیغام احسن اور بلیغ صورت مین تمام دنیا کو پہنچے گا مگر وہ تمام خوشی خاک مین مل گئی۔ جب پکے مرزائیون یا مرزا کے شیدائیون نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا اور وہ تجویز خاک مین مل گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو مرزائیون کا شور دبانے کی غرض سے اپنے اقرار و عقاید شائع کرنا پڑے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

معزز ناظرین! ڈاکٹر صاحب نے یہ وجوہ و اسباب تحریر فرمائے ہیں جن کی بناء پر اُنہوں نے غیظ و غضب میں آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ ربانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخالفت کی ٹھہرائی۔ اور باوجود اقرارات مندرجہ بالا اپہٹائی کا وہ جوش دکھلایا کہ سخت ترین کفار کے بھی کان کاٹے۔ وجوہ مذکورہ بالا کے قلمبند کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "وہ دل میں آرزو تھی۔ کہ قادیان پہنچ کر خالص قرآنی مضامین اور اسی کی ترتیب و تناسب پر لیکچر دیا کروں گا ممکن تھا کہ ان لیکچروں سے ہی یہ مانومانیا اور اکسنٹریسٹی دُور ہو کر کل قرآن مجید کا مذاق پیدا ہو جاوے مگر میں زیادہ صبر نہ کر سکا اور مضامین ذیل پر ایک خط میں نے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ چونکہ اصل خط کی نقل میرے پاس موجود نہیں اور میری بار بار کی درخواستوں پر حضرت مرزا صاحب نے اس کو واپس بھی نہیں کیا اور نہ نقل بھیجی اور نہ اخباروں میں شائع کرایا بلکہ اپنے خیالات سے ہی ایک اعلان بدر اور الحکم میں ۳ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کرایا۔ اس لئے میں اپنی یادداشت کی بناء پر وہ خط ذیل میں درج کرتا ہوں"

اس تحریر میں ڈاکٹر صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وجوہ متذکرہ بالا کے پیش آنے پر ایک خط میں نے مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بے قراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب کو یہ شکایت ہے۔ کہ میرا اصل خط مرزا صاحب نے شائع نہیں کرایا نہ واپس کیا نہ نقل بھیجی مگر میری رائے میں حضرت مرزا صاحب ایسا کرنے کے لئے کسی طرح مجبور نہیں کئے جا سکتے تھے۔ نہ ڈاکٹر صاحب کو اس قسم کے مطالبہ کا کوئی حق حاصل تھا۔

تاہم ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے ڈاکٹر صاحب کے اس خط کو جو انہوں نے اپنی یادداشت کی بناء پر لکھا ہے اور جسے وہ پہلا خط تسلیم کرتے ہیں وہی اصل خط تسلیم کئے لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو لکھا تھا۔ اگرچہ ناظرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے زد سے بچنے کے لئے اس خط کو جو یادداشت کی بناء پر لکھا ہے بہت کچھ سوچ سمجھ کر اور حتی الامکان پہلو بچا کر لکھا ہوگا۔ کیونکہ پہلا خط جو مرزا صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکھا تھا۔

اب ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس سے خط و کتابت شروع کرنے کے لئے جو وجوہ محرک قلمبند فرمائے ہیں ناظرین جس سے ڈاکٹر صاحب کو یہ حق حاصل ہو کہ اپنے روحانی باپ اور مسلمہ امام و ملہم من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود کی شان میں وہ طرز تحریر اختیار کریں جو ایک ایماندار ذی علم اور شریف آدمی ہرگز اختیار نہیں کر سکتا۔ میری رائے میں ڈاکٹر صاحب کو کوئی ایسا حق حاصل نہ تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے باوجود اقرارات مذکورہ بالا کے حضرت امام صاحب کی خدمت میں جو شوخی و گستاخانہ روش اختیار کی ہے۔ وہ ان کے علم و فضل دیانت و امانت و تہذیب و شرافت کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

طرفہ تر یہ کہ وجوہ مندرجہ بالا میں سے پہلی وجہ ایسی ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کی محض جودت طبع کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب پر واجب ہے کہ اپنے بیان کی تصدیق حضرت مرزا صاحب یا اکابر ملت احمدیہ کی تحریرات سے کرا دیں۔

دوسری وجہ کا بھی یہی حال ہے۔ خود حضرت مرزا صاحب اپنے دوسرے خط میں ڈاکٹر صاحب کو لکھتے ہیں۔

" بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے۔

اور پھر ان جملوں کی شرح اسی خط کے اخیر پر اس طرح فرماتے ہیں۔

" وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے!"

باقی وجوہ کو حضرت مرزا صاحب سے براہ راست کچھ تعلق نہیں۔ پس ڈاکٹر صاحب کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو غصہ آیا وہ محض بے جا تھا۔ افسوس ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ شتابکاری اور غصہ بڑے شیطان ہیں۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کے خط کے وہ جملے جن کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دوم۔ آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ وجود اسلام۔ پس ایسے وجود کی خاطر اصل اشاعت اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے"

پنجم۔ محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشگوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کر دینا یا غیر ضروری و حقیر سمجھنا سخت نادانی پست خیالی تنگ ظرفی اور ضد و تعصب میں داخل ہے۔"

ششم۔ اس وقت جبکہ مریدوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی .... اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جاوے اور بجائے خالی باتوں خالی دعوؤں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فیصدی بھی ہو جاویں۔

ہشتم۔ قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دینا انتہا درجہ کی بےباکی اور بدفہمی ہے افسوس کہ خالص قرآن کو تو مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کیا توہین ہو سکتی ہے۔ اگر احمد اور محمد جدا نہیں تو جس رنگ میں محمدی تعلیم تیرہ سو سال تک دنیا میں جاری رہی اس کو کیوں مردہ اسلام قرار دیا گیا کیا قرآن مجید میں ہزارہا پیشگوئیاں اور علمی اسرار موجود نہیں۔ جن کی تصدیق ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر قرآن اور اسلام کی اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ اس کی حیات کا دار و مدار ایک شخص کی ذات پر منحصر تھا جو آج تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا۔ پس یہ نہایت ہی رذیل اور گستاخانہ کلمات تھے۔ جو کلام الٰہی کی نسبت شائع ہوئے اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید کو شفا نور اور حیات بخش فرماتا ہے مگر احمدی جماعت اس کو مردہ کلام بے اثر اور بودا کلام قرار دیتی ہے۔ اسی توہین قرآن اور اسلام کا نتیجہ ہے جو یہ اعتراض آپ پر پلٹ پڑے۔

نہم۔ افسوس! اس معاملہ میں احمدی جماعت نے ایسی تنگ خیالی اور ضد و تعصب کا نمونہ دکھایا کہ ساری قوموں سے سبقت لے گئے۔

دہم۔ ...... میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا اگر میں اپنی

جماعتیں تزکیہ نفس اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت درجہ کی غفلت اور لاپروائی نہ دیکھتا اور کہیں قرآن و اسلام کی اشاعت اخباروں میں نہ پڑھتا اور خیالی، لسانی اور عملی ایسی ہی جنون تمام ان کے اقوال و افعال میں مشاہدہ نہ کرتا۔

اب میں پبلک کی انصاف پسند طبائع سے اس امر کا فیصلہ چاہتا ہوں کہ آیا کوئی خدا ترس شریف و مہذب تعلیم یافتہ مسلمان اس بات کا شرعاً و اخلاقاً مجاز ہو سکتا ہے کہ اپنے پیر و مرشد روحانی باپ و مسلمہ امام مہدی و مسیح موعود و ملہم من اللہ اور اپنے روحانی بھائیوں کی شان میں ایسے سخت و درشت الفاظ استعمال کرے۔ جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے استعمال کیے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ کوئی شریف و خدا ترس آدمی ڈاکٹر صاحب کو ایسے رذیل و گستاخانہ الفاظ استعمال کرنیکا ہرگز مجاز قرار نہ دیگا۔ پس میری رائے میں اگر حضرت مرزا صاحب قبلہ صرف اسی خط کی بنا پر ڈاکٹر صاحب کو اپنی جماعت سے خارج کر دیتے تو بھی بالکل بجا اور درست ہوتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک شفیق باپ اور ناصح استاد کی طرح ڈاکٹر صاحب کے نہایت گندے اور سخت ناپاک خط کا جواب بکمال مہربانی اور نرمی سے تحریر فرمایا ہے باایں ہمہ افسوس کا مقام ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا جنون ترقی پر ترقی کرتا گیا حتیٰ کہ آخری خط میں انہوں نے سخت کلامی اور دروغگوئی اور افترا پردازی کی حد ہی کر دی آخر مجبور ہو کر حضرت مرزا صاحب نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا اور اس اخراج کا اعلان الحکم و بدر میں شائع کرا دیا اور یہی ہونا چاہیئے تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے تو دیکھیے امام معصوم پر یہ ظلم و ستم روا رکھے پر یہی خان بہادر الذکر الحکیم نمبر ۴ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجھ سے خود بخود بگڑ گئے مجھے تو ان کی تحریر پر یہ مقولہ یاد آتا ہے ؎

اذا لم تستحی فقل ما شئت۔

ایہا الناظرین! جو شخص ایسے صاف و صریح جھوٹ کی نجاست کھائے کیا وہ راستباز و ملہم من اللہ ہو سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں پس ڈاکٹر صاحب کی تحریر کیا قابل اعتبار ہو سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی اس حرکت بیجا پر دل ہی دل میں خود ہی نادم ہوئے ہیں اس لیے ایک جگہ صفحہ ۱۴ سطر ۱۲ تا لکھتے ہیں کہ میں نے اس کو (پہلے خط کو) دوپہر کے وقت میں غلبہ نیند کے وقت لکھا تھا۔ مگر میری رائے میں عذر گناہ بدتر از گناہ اسی کو کہتے ہیں (باقی آئندہ) راقم صادق حسین صادق اٹاوی

بدر خواتین

نوٹ۔ برادر مہتاب الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار میں یہ نوٹ دیا جاوے کہ جو صاحب عورتوں کی طرف سے مضمون روانہ کریں۔ ان کو یہ احتیاط ضرور کرنی چاہیئے کہ مضمون خود خواتین کا اپنا لکھا ہوا اور اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہو۔ گو اس میں کسی حد تک مردوں نے اصلاح کر دی ہو تو مضائقہ نہیں لیکن احمدی اخبار میں ایسا ہرگز نہ ہونے پائے جیسا کہ اور جگہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ مضمون لکھے تو مرد اور عورت کے نام پر شائع کرو۔ امید ہے کہ احباب اس تحریک کو پسند کریں گے اور اس پر عملدرآمد رکھیں گے۔

ایڈیٹر۔ بیاہ کے وقت چھوٹی لڑکیوں کا گیت گانا اور ڈھول یا دف بجانا ممنوع نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کیونکہ خفیہ نکاحوں میں بسا اوقات بہت فساد نکلتے ہیں ہاں آتشبازی ناچ رنگ گانا باندھنا وغیرہ رسومات ناجائزہ اور غیر شرع سے بے جا اخراجات سے جو صرف ریاء کے واسطے اور رسم کے طور پر ہوتے ہیں بچنا چاہیئے۔

عورتوں کے حقوق کے متعلق جو کچھ معزز بہن نے کہا وہ بجا ہے مگر اخبار کے وارث ہیں خریدار۔ خریداروں میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی۔ اگر ہم یہ ظاہر کریں تو پھر خواتین کے حصہ میں کالم کا کتنا قریب ۹۰۰ کے اخبار نکلتے ہیں جنمیں سے بمشکل تین چار پرچے عورتوں کی طرف جاتے ہیں یا ان کی خاطر منگوائے جاتے ہیں۔ یہ بھی نہ سہی اگر ہمکو یہ معلوم ہو جاوے کہ جسقدر مرد اخبار بدر پڑھتے ہیں اس سے چوتھائی تعداد بھی عورتوں کی ایسی ہے جو اخبار پڑھتی یا پڑھ سکتی ہیں تو ضرور اخبار کا بہت سا حصہ عورتوں کے واسطے وقف کیا جاوے سردست ایک کالم بھی صرف اس واسطے رکھا گیا ہے کہ عورتوں کے درمیان اخبار پڑھنے کا طریقہ جاری ہو جاوے علاوہ ازیں بدر کا اکثر حصہ اب بھی ایسا ہے جس سے مرد اور عورتیں برابر فائدہ حاصل کر سکتی ہیں مثلاً خدا کی تازہ وحی۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری۔ درس قرآن شریف وغیرہ بہرحال ہم بنت غلام محمد کے مشکور ہیں کہ اس نے اخبار کی طرف توجہ کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اخی مکرم جناب مفتی صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برخورداری نے بڑی محنت سے ایک مضمون تیار کر کے ارسال خدمت کیا ہے امید کہ آنجناب فائدہ عام پر نگاہ رکھکر یا برخورداری کا دل بڑھانے کا خیال رکھکر اسے قریب کی اشاعت میں شائع فرما دیں گے۔ مہربانی ہوگی والسلام

خاکسار غلام محمد جیہوری وزیرآباد

وزیرآباد میں اسلامی طرز کا بیان

دریغا فلک با من چہ کردی ٭ رسانیدی آفتابم را بزردی

میری پیاری بہنو! قوم کی اصلاح گھر سے ہی شروع ہوا کرتی ہے گھر کے لفظ سے مطلب عام طور پر عورت سے لیا جاتا ہے مرد اصلاح میں خواہ کتنی کوششیں کریں مگر جب تک ہم ان کا ہاتھ بازو بنکر امداد نہ دیں اس وقت تک کامیابی معلوم۔

وزیرآباد کی ایک متمول قوم ککے زئی نے میرے دیکھنے کی یہ بات ہے کہ ترک رسومات پر حلف تک اٹھائی مگر ڈھول کا ایک جوشیلی ادا پر بجانا اور اس کے ساتھ ساتھ سریلی آوازوں سے مستورات کا رات کے وقت بالاخانوں پر چڑھکر گانا جب تک میں یہاں رہی بند نہ ہوا پر نہ ہوا۔ وہ کیوں؟ اس لیے کہ عورتوں نے مردوں کا ساتھ نہ دیا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ گاڑی بغیر دو ہم خیال بیلوں کے چل ہی نہیں سکتی۔ مختلف خیال کے بیل نہ صرف گاڑی کے پرزے پرزے کر دیں گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مالک کو مالی نقصان کا زیر بار کر دیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس دنیا کی بیل گاڑی میں جہاں جہاں اختلاف مزاج کا مسئلہ درپیش ہے وہاں سے ؎

گھٹا سر پر ادبار کی چھا رہی ہے ٭ فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے

ایمان سے کہنا کیا رسول اللہ نے ہمیں موجودہ مروجہ طرز بیان سکھائی تھی؟ اور یا وہ طرز سکھائی تھی کہ جس کا ذکر میں ذیل میں چل کر کروں گی میرا درد دل دریا کی طرح نہ رکنے والی روانگی کو چاہتا ہے مگر مجھے ایک طرف طوالت مضمون سے آپ کی طبیعتوں کے اکتا جانے کا اندیشہ دلاتا ہے اور دوسری طرف ایڈیٹر صاحب کی وہ مہربانی مانع ہے کہ جو انہوں نے تقسیم حصہ اوراق کے بیچ میں عورتوں کے ساتھ یا اگر لکھوں تو بجا ہے کہ بے زبان فرقہ کے ساتھ کی ہے۔ آہ! بانی اسلام نے تو تیسرے حصہ کی مالک عورت کو بنایا تھا۔ دو حصے مردوں کو دیے تھے مگر ہمارے انصاف پسند ایڈیٹر صاحب نے اس سرویا ہدایت یافتہ فرقہ کو بارہ ۱۲ یا سولہ ۱۶ صفحوں میں صرف ایک صفحہ ہی عنایت فرمایا ہے مانا کہ عورتیں مضمون کم بھیجتی ہیں مگر کیا ان کی اصلاح کیلیے مردوں کو قلم اٹھانا گناہ ہے؟ تاہم ایڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے دوسرے اخباروں کی طرح ہمیں بالکل جسم اخبار سے کاٹ کر نہیں پھینک دیا۔ افسوس اگر میں نفس مضمون سے بہت دور نکل گئی ہوں۔ اس لیے اب پھر بسر مطلب آتی ہوں اور اپنے درد دل کا اظہار ایک صدر دل شاعر کے الفاظ میں یوں ادا کرتی ہوں کہ

کہو اگر چہ اپنی آنکھیں دیکھیں قوم میں
گم ہوئی جاتی ہے جسے عزت دنیا و دین
ایک سونا ہو تو رو دیں۔ رو دیں گے کس کس کو ہم
اب تو گویا کل ہماری ایک بھی امید ہی نہیں
اپنی اپنی دھن میں ہیں مسرور ہر برنا و پیر
منزل دنیا و دیں سے ہیں سبھی خارج از زمین
گرچہ جھکوایا زمانہ نے ہمیں سب تلخ و ترش
پر نشان اب تک نہیں پندار کا اتنا ہمیں
قوم کے شیرازۂ الفت کو توڑا بغض نے
جس کو دیکھو باہمی قدرت سے چیں بر جبیں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کیمتعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر جناب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سیّد عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولّف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولّف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد۔ قیمت ۱۲/

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو خوشخبری کی جوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصوّر نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہر جگہ دھوم مچ گئی ہے اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماران
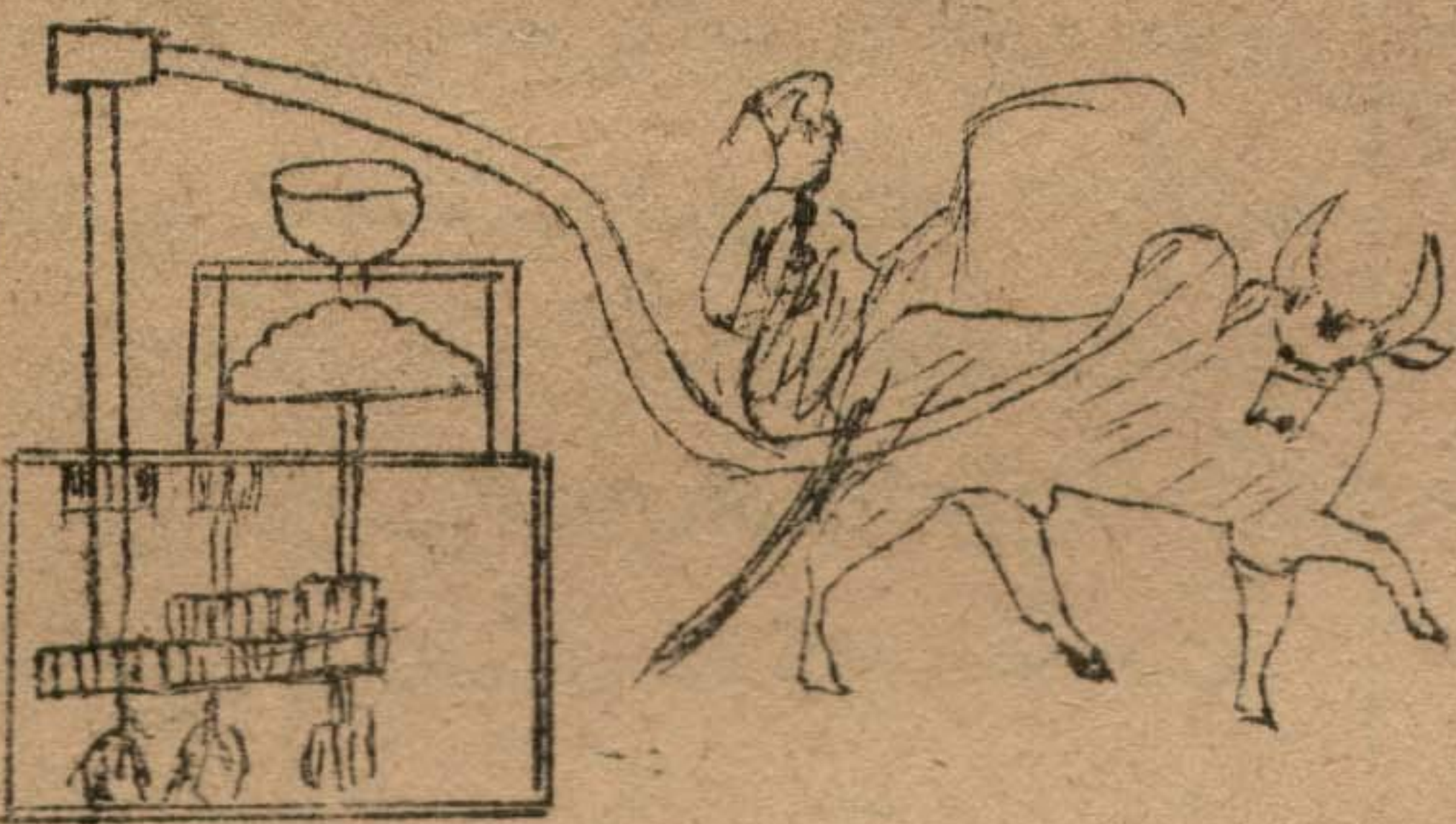
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۸ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اعلیٰ فی من پختہ مبلغ ۸ اور دوم مبلغ ۷ ہے مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے سب پینے کما دیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لیے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲/ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوش خط سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت ۵/ خریداران بدر سے ۴/

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲/

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس درمیان حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم ۸/

مباحثہ مابین شیخ الٰہ دین واعظ انجمن حمایت الاسلام۔ و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج۔ دہلی۔ ۱/

عدم نجات مذہب پولوس ۲/

انوار اللہ۔ ۸/

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۸/

تفسیر سورہ جمعہ " " " " ۴/

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/

اعلام الناس " " " " ۳/

سوا السبیل " " " " ۱/

کشف الالتباس " " " " ۲/

ایقاظ النائمین " " " " ۳/

موعظہ حسنہ " " " " ۱۰/

صیانتہ الناس " " " " ۱/

سر الشہادتین " " " " ۱/

الفرقان " " " " ۲/

عاقبتہ المکذبین " " " " ۱/

مجموعہ ازالتہ الوسواس " " " " ۴/

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب ۵/

اعجاز احمدی " " " " ۱/

رویائے صالحہ " " " " ۱/

چٹھی مسیح " " " " ۱/

القول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ ۱/

اصلی ممیرہ سُچّے موتی اور جواہرات کا سُرمہ

کحل الجواہر

قیمت
فی ماشہ ڈیڑھ روپیہ
تین ماشے کی قیمت
تین روپے
ایک تولہ کی قیمت
دس روپے

سُچّے سیپ اور
سنگ یشب کے
سُرمچو کحل الجواہر کے
ہمراہ مفت بھیجے
جاتے ہیں۔

اس جواہرات کے سُرمے کی جس قدر تعریف کی جائے تھوڑی ہے قدرت نے جو خواص جواہرات اور ممیرے میں رکھے ہیں وہ دوسری دوائیوں میں ہرگز ممکن نہیں یہ سُرمہ فی الحقیقت آنکھوں کی بیماریوں اور ضعفِ بینائی کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے ترقّی روشنی اور تقویت بصارت کے لئے محلات کی بیگمات اُمرا اور اعلےٰ طبقہ کے لوگوں میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ معزز ڈاکٹران و حکیم آنکھوں کی بیماریوں میں اور دوا کو چھوڑ کر اس کحل الجواہر کو استعمال کراتے ہیں ہم نے اصلی اور عمدہ ممیرہ بڑی تلاش اور صرف زر کثیر سے ملک چین سے منگوایا ہے اس سرمہ میں کوئی شئے مضر از قسم جست وغیرہ دھاتی چیز یا بازاری سُرمہ شامل نہیں کیا گیا۔ اِس لئے اس کے استعمال سے کسی طرح کا نقصان آنکھوں کو نہیں پہنچ سکتا بچّے بلکہ بوڑھے تک یکساں مفید ہے

ہمارے سُرمے کا امتحان اور اُس میں جلد کامیابی

نگاہ ناک پ ہمارا سرمہ لگائیے دو ہفتہ میں روشنی آنکھ بہت بڑھ جائیگی اور آنکھ کے جملہ نقص دور ہونگے عینک کی ضرورت نہیں رہیگی دُھند۔ ڈھلکہ آنسو بہنا۔ سُرخی کھجلی آنکھوں کے سلنے کا اندھیرا۔ پلکوں کے اندر دانے و سُرخی و گوہانجی لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کا تکان اور درد بہت جلد شرطیہ رفع کرتا ہے کمزور نگاہ ہو یعنی عینک لگانا بہت جلد چھوڑ دیجیئے۔ پڑوال۔ سبل جالا۔ پھولی۔ پانی اتر آنا۔ ناخونہ۔ ککرے۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑجانے کو۔ پلکیں گر جانے کی بیماری کو زرد سفید ہو کمزور آنکھ کو قوت دیتا ہے آنکھوں کا میل اور مواد صاف کرتا ہے اور جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے رات دن باریک کام کرنے سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔